E-mail

استفتاء

کیافرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ :

اگر کوئی شخص رمضان کے روزے میں جان بوجھ کر نسوار منہ میں رکھے اور اس بات کا اہتمام کرے کہ کوئی جزء حلق سے نیچے نہ جائے تو اس صورت میں روزے کا کیا حکم ہے ؟ کیا روزہ ٹوٹے گا اور قضاء اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے ؟

اور اگر نسوار کا کوئی جزء حلق سے نیچے اتر جائے تو اس صورت میں کیا حکم ہے ؟ کیا اس صورت میں کفارہ لازم آئے گا یا صرف روزہ ٹوٹے گا اور قضاء لازم ہو گی ؟

براہِ کرم شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

جزاکم اللہ خیرا۔۔المستفتی

(مولانا) محمد اسلم

شریعہ کوآرڈینیٹر، انڈس ہسپتال، کراچی

رابطہ نمبر: 03212989566

دارالافتاء
فتوی نمبر ۷۷/۱۸۲۹
مورخہ ۲۲ و ۱۲ ۱۴۲۷
۲۵، ۹، ...

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

نسوار منہ میں رکھنے سے اگرچہ واضح طور پر اسکا کوئی جزء حلق میں جاتاہوا محسوس نہ بھی ہو،تاہم غالب امکان یہی ہے کہ لعاب کے ساتھ ساتھ اسکے معمولی اجزاء حلق میں چلے جاتے ہیں،جنکی وجہ سے انسان نسوار کا ذائقہ محسوس کرتاہے اور حلق میں اجزاء کے جانے سے روزہ ٹوٹ جائیگا،لہٰذا روزہ میں نسوار منہ میں رکھنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔(ماخذہٗ تبویب بتصرف: ۱۶۰۶ / ۲۸ وفتاویٰ عثمانی:۲ / ۱۹۲ وفتاویٰ مفتی اعظم رحمہ اللہ بتصرف: ۴ / ۳۴۸)

البتہ نسوار سے روزہ ٹوٹنے کی صورت میں راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں صرف قضاء لازم ہو،کفارہ لازم نہ ہو،کیونکہ نسوار "غذا یا دواء" کے طور پر پیٹ میں نہیں اتاری جاتی،بلکہ غیر ارادی طور پر اگر اسکا کوئی معتد بہ حصہ حلق میں چلا جائے تو اس سے حلق میں جلن اور تکلیف محسوس ہوتی ہے،لہٰذا اسکے حلق میں جانے کی صورت میں صرف قضاء لازم ہوگی،کفارہ لازم نہیں ہوگا۔البتہ اگر کوئی شخص نسوار کھانے کا عادی ہو اور نسوار اندر جانے کا یقین ہو جائے اور قصداً ایسا ہو تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔(ماخذہٗ فتاویٰ مفتی اعظم رحمہ اللہ بتصرف: ز۲۵ /۲۰۷۳)

فتح القدير للكمال ابن الهمام – (٢ / ٣٤٥)

(قوله: وقيل إذا لم يكن ملتئما) بأن لم يمضغه أحد وإن كان أبيض. وكذا إذا كان أسود وإن مضغه غيره لأنه يتفتت وإن مضغ والأبيض يتفتت قبل المضغ فيصل إلى الجوف. وإطلاق محمد عدم الفساد مع محمول على ما إذا لم يكن كذلك للقطع بأنه معلل بعدم الوصول. فإذا فرض في بعض العلك معرفة الوصول منه عادة وجب الحكم فيه بالفساد لأنه كالمتيقن

المبسوط للسرخسي ، دار المعرفة – (٣ / ١٠٠)

(قال) : وإذا أكل الصائم الطين، أو الجص، أو الحصاة متعمدا فعليه القضاء ولا كفارة عليه وقد بينا هذا ومراده طين الأرض فأما إذا أكل الطين الأرمني تلزمه الكفارة .... (قال) ابن رستم: قلت لمحمد فإن أكل من هذا الطين الذي يقلى ويؤكل، قال: لا أدري ما هذا والصحيح أنه تلزمه الكفارة؛ لأنه يؤكل تفكها ويؤكل على سبيل التداوي فقد ينفع المرطوب. (قال) : ويكره للصائم مضغ العلك ولا يفطره؛ لأن مضغ العلك، يدبغ المعدة ويشهي الطعام و لم يأن له فهو اشتغال بما لا يفيد، والناظر إليه من بعد يظن أنه يتناول شيئا فيتهمه ولا يأمن أن يدخل شيئا منه حلقه فيكون معرضا صومه للفساد، ولكن لا يفطره؛ لأن عين العلك لا تصل إلى حلقه إنما يصل إليه طعمه، وهذا إذا كان العلك مصلحا ملتئما فأما إذا لم يكن ملتئما فمضغه حتى صار ملتئما يفسد صومه؛ لأنه تتفتت أجزاؤه فيدخل حلقه مع ريقه.

فی فتاویٰ مفتی اعظم رحمہ اللہ:

الجواب: جہاں تک مجھے معلوم ہے،یہ قضیہ فرضیہ خلاف واقع ہے۔تمباکو اور نسوار کے رقیق ولطیف

اجزاء جوف میں ضرور پہنچتے ہیں، لہٰذا روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ یہی ہمارے اکابر کا فتویٰ ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

وفیہ:

الجواب: نسوار منہ میں رکھنے والوں سے تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ عادۃً ایسا نہیں ہوتا کہ اس کا کچھ حصہ حلق میں نہ جائے، اسلئے نسوار کو منہ میں یا ناک میں رکھنے سے روزہ فاسد ہی قرار دیا جائے گا۔ البتہ صرف قضاء لازم ہو گی، کفارہ نہیں اور اگر اندر جانے کا یقین ہو جائے اور قصداً ایسا ہو تو کفارہ بھی لازم ہو گا۔ واللہ اعلم، بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ.................... واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طلحہ ہاشم عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۸/ذی الحجہ/۱۴۳۷ھ

۲۱/ستمبر/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۸-۱۲-۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفراللہ
۱۸/۱۲/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف
۱۸-۱۲-۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
۱۸/۱۲/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
۱۸/۱۲/۱۴۳۷ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۶۷/۱۸۲۹
مورخہ ۲۲-۱۲-۱۴۳۷
۲۵-۹-۲۰۱۶